REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
خطبہ نمبر ۲۲
۵ صفر ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ‖ ۱۱ ظہور ۱۳۳۸ ہش ‖ ۱۱ اگست ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۱۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

آج صبح کچھ دیر اعصابی بے چینی کی شکایت رہی اس وقت طبیعت میں سکون ہے

—— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب - ربوہ ——

ربوہ ۱۰ اگست بوقت ½ ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر اچھی رہی۔ اور زیادہ بے چینی نہیں ہوئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ مگر آج صبح سویرے کچھ اعصابی بے چینی شروع ہوگئی۔ جو کچھ دیر رہی۔ اس وقت طبیعت میں سکون ہے۔

احباب جماعت نہایت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ½ ۹ بجے صبح - ربوہ ۱۰ اگست ۱۹۵۹ء

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو (حضرت مسیح موعودؑ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی پُر درد نصیحت

ربوہ ۲ اگست۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر اور ممتاز بزرگ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے خدام الاحمدیہ کو ہر آن عقبیٰ کو یاد رکھنے اور اس کے مناسب حال اعمال بجا لانے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت بھائی جی نے یہ تلقین کل شام اس استقبالیہ تقریب میں فرمائی۔ جس کا اہتمام آپ کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کی طرف سے کیفے فردوس میں کیا گیا تھا۔ آپ آجکل قادیان سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور گزشتہ جمعرات کی شام کو ربوہ پہونچے تھے۔

تقریب کا آغاز مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم محمد رفیع صاحب ناصر نے کی۔ بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار کے معتمد

(باقی صفحہ ۸ پر)

امریکی عوام کا ایثار

نیویارک ۱۰ اگست۔ امریکہ کی یونائیٹڈ کمیونٹی فنڈز اینڈ کونسلز نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ سال امریکیوں نے صحت عامہ کی جھول ریسرچ امداد اور خدماتی پروگرام میں ۲ ارب ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کے عطیات دیئے موجودہ سال رواں کے دوران مختلف مدوں میں جو چندے دیئے گئے ہیں وہ گزشتہ سال کی نسبت ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر زیادہ ہیں۔

ضلع لاہور میں سیلاب سے آٹھ لاکھ کا نقصان

لاہور ۱۰ اگست۔ گزشتہ مہینے دریائے راوی میں سیلاب سے ضلع لاہور میں قریباً آٹھ لاکھ روپے کی املاک کو نقصان پہونچا۔ مقامی حکام نے جو ابتدائی اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ ان کے مطابق چھ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ میں الحاول ہزار مکان سیلاب سے متاثر ہوئے۔ سب سے زیادہ تحصیل لاہور میں تباہی مچی۔ جہاں کئی مکانات اناج کے ذخائر اور کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ موضع بعد روہیں ایک بچہ ڈوب گیا۔

میرپور میں بجلی پہنچ گئی

مظفر آباد ۱۰ اگست۔ آزاد کشمیر کے شہر میرپور کو بجلی مل گئی ہے۔ توقع ہے کہ بجلی کی وجہ سے اس شہر کی گھریلو صنعتیں ترقی کر سکیں گی۔ یہ بجلی منگلا بند کے افسروں کے تعاون کی وجہ سے فراہم کی گئی ہے۔

نئے مکانات اور دکانیں تعمیر کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے

حکام کو وزیر بحالیات جنرل اعظم خاں کا مشورہ

گجرات ۱۰ اگست۔ وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے حکام کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ نئے مکانات اور دکانیں تعمیر کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ آپ نے متروکہ املاک ہتھیانے کے عام رجحان کی مذمت کی اور عوام کو تلقین کی۔ کہ وہ ہر کام کے لئے حکومت سے امداد کی توقعات وابستہ کرنے کی بجائے ملک کی ترقی کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کریں۔

لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کل گجرات پہونچے۔ پی۔ ڈبلیو کے ریسٹ ہاؤس میں جرنلسٹوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر بحالیات نے پھر یہ اعلان کیا۔ کہ معاوضہ کے قانون میں کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ متروکہ جائدادوں پر مقامی افراد کا کوئی حق نہیں حکومت سب سے پہلے مہاجر دعویداروں کو آباد کرے گی۔ پھر غیر دعویدار مہاجرین کی باری آئے گی۔ اور اگر کوئی متروکہ جائداد بچ رہی۔ تو مقامی قابضین کے لئے گنجائش نکالی جائے گی۔ وزیر بحالیات نے پھر متنبہ کیا۔ کہ جو مقامی افراد ناجائز طور سے متروکہ جائدادوں پر قابض ہیں۔ انہیں ان جائدادوں سے ہر صورت میں بے دخل کیا جائے گا۔

—— بنکاک ۱۰ اگست۔ سیٹو کے فوجی مشیروں کا سہ روزہ اجلاس ۲۴ اگست کو بنکاک میں شروع ہوگا۔

نئے دانت
بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے اور عینکوں کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز
نزد صدر چونگی چنیوٹ

تحریک جدید کی برکات

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے انیس سال تک متواتر چندہ دینے والے پانچ ہزار مجاہدین کی جو تاریخی فہرست حال ہی میں شائع کی ہے۔ اس کی ابتداء میں بطور دیباچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ ایک نہایت قیمتی نوٹ درج ہے۔
اس نوٹ کا وہ حصہ جس میں آپ نے چندۂ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے مہتم بالشان نتائج کا ذکر فرمایا ہے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے + (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دل میں ایک نیا نظام القا کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا یہ نظام "تحریک جدید" سے موسوم ہے۔

اس نظام کی بہت سی شاخیں تھیں جو بعض تبلیغ کے ساتھ اور بعض تربیت کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور ان سب کاموں کو چلانے کے لئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی۔ جو آج کل چندہ تحریک جدید کہلاتا ہے اس چندہ کے ذریعہ جماعت کے استحکام کے تعلق میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں لیکن اس چندے کا سب سے بڑا مصرف بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ ہے اور آج خدا کے فضل سے یہ تبلیغ اتنی وسیع ہو چکی ہے۔ کہ چوبیس (۲۴) بیرونی ممالک میں جن میں اکثر عیسائی اور مشرک ممالک ہیں چونسٹھ (۶۴) تبلیغی مرکز اسی چندہ کی بناء پر دن رات اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جن میں ایسے مخلص اور فدائی نوجوان کام کرتے ہیں جنہوں نے اس نظام کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی ممالک میں اس وقت تک بارہ (۱۲) مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور دس (۱۰) مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی چھپ کر شائع ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس پر کوئی بڑی سے بڑی قوم اور بڑی سے بڑی اسلامی حکومت بھی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو جس کے اکثر افراد غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس عظیم الشان کام کی توفیق دی اور اسے پروان چڑھایا۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے مبارک چندہ سے پاکستان میں ایک وسیع زرعی جائداد بھی خریدی گئی ہے تاکہ وہ اس کام کے لئے ایک مستقل آمد کا ذریعہ بن سکے۔ چنانچہ تحریک جدید کے بھاری بجٹ میں اس اراضی کی معقول آمد بھی شامل ہوتی ہے۔

شروع شروع میں تحریک جدید کا چندہ عارضی اور وقتی اور محدود قسم کا سمجھا گیا تھا۔ مگر اب اسے خدائی تقدیر کے ماتحت اتنی وسعت حاصل ہو چکی ہے کہ کم از کم جہاں تک اسلام کی بیرونی تبلیغ کا سوال ہے یہ چندہ گویا اس نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور گو یہ چندہ ابھی تک جماعت کے افراد پر لازمی نہیں قرار دیا گیا۔ مگر جماعت کے ہزاروں افراد نے جس خوشی اور للہیت اور قربانی کی روح کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہ جماعت کے دوسرے چندوں کے علاوہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جن دوستوں نے تحریک جدید کے چندہ میں دلی اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی ہے۔ ان کا نام نہ صرف اس دنیا کے آخری دور تک بلکہ بعد الموت بھی انشاء اللہ تعالیٰ دین کے خاص خدمت گذاروں میں شمار کیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں بجا طور پر ان پر فخر کریں گے۔

جن بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہ ساری دنیا میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ عملاً آزاد دنیا کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہیں۔ برطانیہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، جزائر غرب الہند مغربی جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، سپین، لبنان، شام، مشرقی افریقہ میں کینیا، ٹانگانیکا، یوگنڈا، مغربی افریقہ میں: نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، ماریشس، ہندوستان، ملایا، انڈونیشیا، بورنیو وغیرہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اور قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کی تعمیر اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ وہ کام ہے۔ جس پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔ اور یہ وہ کام ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے مغربی ممالک میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ بے شک یورپ اور امریکہ میں تعداد کے لحاظ سے ابھی تک نومسلم تھوڑے ہیں مگر ان ممالک کے خیالات میں اتنا بھاری تغیر پیدا ہو رہا ہے کہ وہ عیسائی ممالک جو آج سے پچیس (۲۵) تیس (۳۰) سال پہلے اسلام کی ہر بات کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اب قدر اور حق جوئی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا نظریہ جرح و تنقید سے بدل کر قدر شناسی کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ کے ممالک میں تو خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی افریقہ کے ایک کٹر مسیحی نے حال ہی میں یہ لکھا ہے کہ اب مغربی افریقہ میں مسیحیت کو اسلام کے مقابلہ پر فتح اور غلبہ کا خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔

یہ سب برکات یقیناً خدا کے خاص فضل و رحمت کا ثمرہ ہیں مگر ظاہر میں اس کا ذریعہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس چندہ میں حصہ لیا اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مبارک ہوں گے وہ لوگ جو آئندہ اس چندہ میں حصہ لیں گے اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر لیں گے۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں جو دیگر تربیتی اور تنظیمی اصلاحات ہوئی ہیں۔ ان کے ذکر کو میں اس جگہ ترک کرتا ہوں۔ اور اپنے اس دیباچہ کو اس مختصر سی بات پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خدا کی زبردست تقدیر حرکت میں ہے۔ اس لئے یہ کام بہرحال ہو کر رہیگا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پا کر فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے:-

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضا و آسمان است این بہر حالت شود پیدا

مرزا بشیر احمد ربوہ
۷ رجولائی ۱۹۵۸ء

اسی تختہ کو میں تختِ سلیماں کر کے چھوڑونگا

اسی مٹی کو میں شعلہ بداماں کر کے چھوڑوں گا
خم اک دن پیشِ آدم فرقِ شیطاں کر کے چھوڑوں گا
اٹھا کر ہی رہونگا حسن کا پردہ ترے رُخ سے
میں دردِ عشق کی تقدیر عُریاں کر کے چھوڑوں گا
میں اپنی آنکھ سے ٹپکاؤنگا شبنم گلستاں پر
ہر اک غنچہ کو مثلِ زخمِ خنداں کر کے چھوڑوں گا
مجھے معلوم ہے اے دوستو اس درد کا درماں
میں اپنے درد ہی کو اپنا درماں کر کے چھوڑوں گا
خدا نے دی اگر توفیق تو تم دیکھو گے
اسی تختہ کو میں تختِ سلیماں کر کے چھوڑوں گا

خطبۂ جمعہ

اپنے اعمال کا محاسبہ کرو اور غور کرتے رہو کہ تم جو دعائیں کرتے ہو کیا وہ قبول بھی ہوتی ہیں

کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ کوشش اور تدبیر بھی کی جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ مارچ ۱۹۲۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سورۂ فاتحہ

جو سارے قرآن کا خلاصہ ہے، اور جس میں ساری خوبیاں جمع ہیں۔ اپنے اندر بہت سے فائدے رکھتی ہے۔ اس میں بعض باریکیاں ہیں اور ہر ایک کی سمجھ ایسی نہیں ہوتی، کہ ان باریکیوں کو سمجھ سکے۔ اس لئے ایک نکتہ بیان کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا۔ کہ سورۂ فاتحہ ایک ایسی سورت ہے۔ کہ علاوہ اس اہمیت کے کہ یہ جامع ہے۔ اور اس کے اندر اتنی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ یہ اہمیت بھی رکھتی ہے کہ قرآن کی دوسری سورتوں کے بالمقابل یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

اگر غور کیا جائے

تو کم از کم ایک انسان چالیس دفعہ ضرور اسے ہر روز پڑھتا ہے۔ پھر نماز کے علاوہ بھی اسے پڑھتے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ ایک سو بار سے زیادہ دفعہ یہ دعا روزانہ پڑھی جاتی ہے۔ اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔ جس کے متعلق ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ جو دعا اس کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔ اس کا کوئی اثر بھی ہے یا نہیں۔ اور اس کے مطابق ہماری حالت ہے یا نہیں۔ اس میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی دعا سکھائی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا وہ سیدھا راستہ کہ دکھایا تو نے ان لوگوں کو جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئیں۔ وہ سیدھا راستہ بتا جو بتایا تو نے ان لوگوں کو جو منعم علیہ تھے اور وارث تھے تیرے فضلوں کے پھر یہی نہیں کہ سیدھا راستہ دکھا۔ اور بتا بلکہ یہ بھی کہ ہمیں اس سیدھے راستہ پر چلا بھی۔ تا ہم اس پر چلکر تیری نعمتوں کو پا سکیں

یہ دعا ہے جو اس سورۃ میں سکھائی گئی ہے اس پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ہماری حالتیں اس کے مطابق ہیں۔ دن رات یہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نہیں تو کم از کم پانچ دفعہ ضرور پڑھی جاتی ہے پس آپ اپنے نفسوں پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا جو ہم روز کرتے ہیں۔ کیا وہ قبول ہو رہی ہے یا نہیں۔ کیا جو شے ہم اس میں طلب کرتے ہیں۔ وہ ہمیں مل رہی ہے۔ کیا ہماری حالت اس دعا کے مفہوم کے مطابق ہو گئی ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم

میں ہم طلب کرتے ہیں کہ اے خدا سیدھا راستہ دکھا۔ وہ راستہ جو دکھایا تو نے اپنے نیک اور مومن بندوں کو جو تیرا انعام پانے والے ہوئے۔ ہر مسلمان یہ دعا کئی بار دن میں پڑھتا ہے۔ اور جو اسے پڑھتا ہے۔ وہ اس پر ایمان بھی رکھتا ہوگا۔ وہ آخر خدا پر ایمان رکھتا ہوگا توحید پر ایمان رکھتا ہوگا، ملائکہ پر ایمان رکھتا ہوگا۔ قرآن پر ایمان رکھتا ہوگا۔ رسالت پر ایمان رکھتا ہوگا اور حشر و نشر اور قضا و قدر کو مانتا ہوگا۔ پس جب وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہتا ہے تو کیا اسکے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اے خدا میرا یہ ایمان ہو جائے۔ کہ تو خدا ہے اور تیری توحید ہے۔ ملائکہ تیری مخلوق ہیں قرآن تیرا کلام ہے حشر و نشر اور قضاء و قدر تیرے حکم اور اختیار سے ہے۔ یہ تو وہ پہلے ہی مانتا ہے۔ معہ ان سب پر اس کا پہلے ہی ایمان ہے۔ پھر اس کا کیا مطلب ہوا کہ وہ اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اے خدا جس مقام پر میں ہوں۔ تو مجھے اس سے آگے لے جا۔ کیونکہ اگر صرف یہ ہو۔ کہ مجھے یہ باتیں حاصل ہوں۔ تو یہ تو اسے پہلے حاصل ہیں۔ اور کون ہے جو پہلی حاصل شدہ چیزوں کو مانگے۔ پس اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ دعا مانگنے والا یہی مانگ رہا ہے۔ کہ جس مقام پر میں ہوں۔ اس سے آگے ترقی دے۔ جو عقائد ہیں انہیں زیادہ مضبوط کر دے ایمان اور یقین کو زیادہ کر دے۔ قرآن پر جو ایمان ہے رسول پر جو ایمان ہے ملائکہ پر جو ایمان ہے۔ اس میں ترقی ہو۔ جو علم حاصل ہے وہ اس سے زیادہ ہو جائے۔ قرآن اور حدیث کے مطالب پہلے سے زیادہ مجھ پر کھل جائیں۔ غرض جس وقت یہ دعا مانگی جاتی ہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ دعا مانگنے والا موجودہ حالت سے آگے ترقی چاہتا ہے۔ اور یہ خواہش کرتا ہے کہ جو کچھ مل چکا ہے وہ اور بھی زیادہ ہو۔ مثلاً کوئی شخص اعمال کے متعلق دعا کرے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور عام اخلاق ہیں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ اھدنا الصراط المستقیم میں یہ دعا کر رہا ہے کہ مجھے نماز مل جائے۔ روزہ مل جائے یا عام اخلاق مجھے مل جائیں۔ کیونکہ جو شخص اھدنا الصراط المستقیم کے الفاظ میں دعا کر رہا ہے وہ مسلمان ہے اور مسلمان کو یہ سب چیزیں پہلے ہی مل چکی ہیں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ پہلے سے اچھے طریق پر ادا ہوں۔ اور اچھی طرح مجھے حاصل ہوں۔ اگر یہ مفہوم نہیں تو پھر یہ فضول اور لغو بات ہے۔ کیونکہ وہ

ایک ایسی چیز مانگتا ہے

جو اسے پہلے ہی مل چکی ہے۔

پس پانچ وقت جو یہ دعا مانگی جاتی ہے اس کے متعلق دیکھنا بھی چاہیئے کہ قبول ہو رہی ہے یا نہیں۔ اور کیا اس سے کوئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یا نہیں۔ ایک نماز میں جب یہ دعا کی گئی ہے تو کیا یہ فرض نہیں کہ دوسری نماز میں دیکھا جائے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا اور کہاں تک ترقی ہوئی۔ مثلاً اگر صبح کی نماز میں ایک شخص اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے اور مفہوم میں یہ بات داخل رکھتا ہے کہ جو کچھ مجھے مل چکا ہے اس میں ترقی ہو تو کیا یہ فرض نہیں کہ وہ بعد کی نماز میں غور کرے کہ کہاں تک ترقی ہوئی۔ وہ اپنے اعمال میں دیکھے۔ اپنے معاملات میں دیکھے، اپنے حالات میں دیکھے کہ کس قدر بہتری پہلے کی نسبت ان میں پیدا ہوئی۔ اور یہ کہ کیا ان میں

کوئی تبدیلی ہوئی یا نہیں

ان میں کچھ فرق ہوا یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ صرف مقررہ الفاظ دوہرا رہا ہے۔ وہ ٹونا کر رہا ہے۔ وہ جادو کر رہا ہے وہ بالکل ویسے ہی طور پر کام کر رہا ہے جیسے بعض بوڑھی عورتیں چند دھاگوں پر عمل کرتی ہیں۔

پس جب تک اس دعا کا مفہوم یہ نہ ہوگا کہ جو کچھ مل چکا ہے اس میں ترقی ہو تو اس دعا کا پڑھنا ایک فضول اور لغو بات ہوگی۔ اسلئے ہر ایک شخص کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہر نماز میں سوچ لے کہ میری پہلی دعا کا کیا نتیجہ نکلا۔ پھر اس کے ساتھ اسے یقین ہونا چاہیئے کہ میری دعا قبول ہو گئی۔ کیونکہ اگر یہ یقین نہ کیا جائے اور یہ مانا جائے کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ انسان کے کہنے سے اس میں تغیر نہیں ہوا کرتا۔ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ہزارہا دعائیں جو پاک لوگوں نے کیں وہ پھینک دی گئیں۔ ہزارہا دعائیں جو راستباز انسانوں نے مانگیں اجابت کے مقام پر نہ پہنچیں۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جو کچھ کرتا ہے خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے لیکن اس میں بھی کچھ شبہ نہیں کہ انسان جو کچھ کہے اُسے بھی سُنتا ہے اور اس کے مطابق اسے اجر دیتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی کی دعا میں کوئی نقص ہو اور وہ پھینکی گئی ہو اور

اجابت کے مقام پر

نہ پہنچی ہو۔ لیکن یہ بات بالکل درست ہے کہ خدا تعالےٰ انسان کی دعائیں سُنتا ہے اور پھر جو دعا وہ خود سکھائے وہ تو ضرور اس قابل ہوتی ہے کہ سُنی جائے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان اس کے مانگنے میں اپنی نادانی اور غلطی سے کوئی نقص نہ پیدا کر دے۔ لیکن باوجود اس بات کے یہ دعا خود خدا تعالےٰ نے سکھائی اگر یہ دعا اپنا اثر ظاہر نہ کرے اور مانگنے والے کے اندر پہلے کی نسبت کوئی فرق پیدا نہ ہو اور اسے ان چیزوں میں جو اُسے مل چکی ہیں ترقی محسوس نہ ہو تو اُسے فکر کرنی چاہیئے کہ جس بات نے اس کو

یہاں فائدہ نہ دیا۔ جس سے اس کو اس جگہ کوئی ترقی نہ ہوئی۔ اس سے اس کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ مرنے کے بعد قیامت کے دن کچھ ترقی ہوگی کیونکہ مرنے کے بعد کی ترقی اس کے انہی اعمال اور عقائد اور ایمان پر ہے جو اس جہان میں ہوں گے اور اگر ان میں اس جگہ کوئی ترقی نہیں تو قیامت کے دن اسے کہاں ترقی مل سکتی ہے۔ پس ایسے شخص کو یہیں سے اپنی آئندہ کی حالت پر قیاس کرنا چاہئے اور

اس بات پر غور کرنا چاہئے

کہ جو پہلی منزل طے نہیں کر چکا وہ دوسری منزل کیسے طے کر سکتا ہے۔

ایک مومن اور سچا مومن ایک دن کی دعا کا اثر دوسرے دن دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اسی دن کی دوسری نماز میں دیکھتا ہے۔ پھر ایک نماز کی دعا کا اثر دوسری نماز میں دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک رکعت کی دعا کا اثر دوسری رکعت میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کیا وہ قبول ہوئی ہے یا نہیں اور اس نے کیا اثر پیدا کیا۔ پہلی حالت اور اس حالت میں کسقدر فرق پیدا ہوا۔ کہاں تک ترقی ہوئی۔ لوگ گورنمنٹ کے حکام کے پاس عرضیاں لے کر جاتے ہیں اور وہاں گھنٹوں بلکہ پہروں انتظار کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے گھر کوئی انتظار کرنا نہیں پڑتا۔ ہاں جن امور کے اس نے اوقات مقرر کر رکھے ہیں ان میں انتظار کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنی مدت معینہ پر ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص بچہ کے لئے دعا مانگتا ہے۔ اب اگر اس کی دعا قبول ہو جائے تو یہ نہیں ہوگا کہ اسی وقت بچہ پیدا بھی ہو جائے۔ اس کے لئے اگر زیادہ نہیں تو کم از کم نو سوا نو مہینہ کا عرصہ لگے گا۔ کیونکہ بچہ کی پیدائش کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اتنا عرصہ لے کر دنیا میں آئے۔

پس صرف ان امور میں جن میں خدا نے وقت مقرر کر رکھا ہے مقررہ وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے اور باقی سب میں کوئی انتظار نہیں اور وہ اکثر دعا کے ساتھ ہی مل جاتے ہیں۔ چنانچہ علم اور عقائد وغیرہ ہیں جو الہاماً ملتے ہیں اور اسی وقت نازل ہوتے جاتے ہیں جس وقت ان کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ متواتر تجربہ کیا گیا کہ ابھی وہ رکعت ختم نہیں ہوتی جس میں ایسی دعا کی جاتی ہے کہ بہت سے حقائق و معارف کا انکشاف ہو جاتا ہے اور کئی دفعہ تو ایسا بھی ہوا ہے کہ اگر دعا ٹھیک طور پر کی جائے تو پیشتر اس کے کہ سجدہ سے سر اٹھایا جائے سورت کی سورت کے مطالب ظاہر ہو گئے ہیں۔ اگر کسی انسان کی دعا مضبوط نہ ہو اور جلدی اثر نہ کرے

تو کم از کم یہ تو چاہئے

کہ دوسری نماز تک ہی فرق پڑ جائے۔ اگر یہ بھی نہیں تو کم از کم دوسرے دن تک ہی فرق پیدا ہو جائے۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس سے بھی زیادہ اس کی دعا کمزور تھی تو کم از کم ایک ہفتہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی چاہئے۔ یہ بھی اگر نہیں تو کم از کم ایک ماہ کے بعد ہی کوئی اثر پیدا ہونا چاہئے اور اگر اس عرصہ میں بھی کوئی اثر پیدا نہیں ہوا اور دعا کرنے والے کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تو کم از کم وہ سال جن کے ساتھ اس کی زندگی گنی جاتی ہے اس قسم کے ہونے چاہئیں جن میں تبدیلی ہو اور ہر سال اپنے پہلے سال سے بڑھ کر ترقی پر ہو۔ لیکن اگر اس حد تک پہنچ کر بھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور باوجود سال بھر دعا کرنے کے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علم میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ اس کے عمل میں کوئی مضبوطی نہیں ہوئی اس کے اخلاق میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی دعا میں نقص تھا۔ اور اس وقت پھر حالت بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یا تو دعا کرنے والے کے اخلاص میں فرق ہوتا ہے کہ وہ اخلاص سے اھدنا الصراط المستقیم نہیں کہتا بلکہ رسمی طور پر کہتا ہے اس لئے اس کا اثر نہیں ہوتا یا اس کے ساتھ کچھ اور نقص پیدا کر لیتا ہے جس سے کوئی اثر اور تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ ورنہ دعا ایسی چیز نہیں کہ اسے بے اثر کہا جائے۔

پس ایسا آدمی اگر اھدنا الصراط المستقیم کے معنے یہ نہیں خیال کرتا کہ موجودہ مقام سے ترقی ملے اور اگر صراط الذین انعمت علیہم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ وغیرہ تمام خدا کے نبی مدنظر نہیں ہوتے بلکہ صرف یہ جملہ ہی سامنے ہوتا ہے تو ایسا شخص منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور اسے کوئی ترقی نہیں ملتی۔ کیونکہ وہ دعا نہیں کرتا بلکہ ایک جملہ رٹتا ہے۔

بعض دفعہ دعا مانگنے والا اس کے آئیڈیل (IDEAL) کی طرف توجہ نہیں کرتا تو اس وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی اور کبھی دعا کے ساتھ سچی تڑپ نہیں ہوتی اور نہ ہی دعا کرنے والا اصلی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے دعا قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچتی پھر دعا کے واسطے توجہ اور یقین کی ضرورت ہے۔ ایک شخص کو دعا کرتے وقت اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ میں مانگ رہا ہوں وہ دیا جائے گا۔ گو یہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ توجہ ہو۔ گو یہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ یقین ہو۔ گو یہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ سچی تڑپ اور اصلی کوشش ہو لیکن اس کے ساتھ

تدبیر کا ہونا بھی بہت ضروری ہے

جو انسان دعا بھی کرتا ہے اور تدبیر بھی کرتا ہے وہ کامیابی کا منہ بہت جلد دیکھ لیتا ہے۔ ایک دفعہ ایک بزرگ کے پاس ایک سپاہی آیا کہ حضور دعا کریں کہ میرے گھر لڑکا ہو۔ جواب میں انہوں نے کہا بہت اچھا ہم دعا کریں گے۔ وہ شخص اٹھا اور گھر جانے کی بجائے کہیں اور جانے لگا۔ بزرگ نے کہا تمہارا گھر کدھر ہے۔ اس نے کہا میں فوج میں ملازم ہوں اس لئے ادھر جا رہا ہوں۔ اس نے کہا پھر میری دعا کیا فائدہ کرے گی۔ تم بچے کی درخواست کرتے ہو اور خود گھر سے باہر جا رہے ہو۔ بچے کیلئے دعا کرانی ہے تو بیوی کے پاس رہو غرض دعا کے ساتھ تدبیر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ طاقت اور امکان کے مطابق کوشش بھی کرنی چاہئے۔ کیونکہ جو شخص دعا کے ساتھ کوشش نہیں کرتا وہ چاہتا ہے کہ یونہی مجھے سب کچھ مل جائے۔ غرض دعا کے ساتھ تدبیر اور کوشش ہوا کرتی ہے۔ صرف کوشش سے بسا اوقات لوگ ناکام رہ جاتے ہیں۔ لیکن اگر دعا اور کوشش دونوں ہوں تو کامیابی ہوتی ہے۔ جب انسان ایک قدم اٹھاتا ہے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے دو قدم اٹھتے ہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کی جائے اور دعا کے ساتھ کوشش اور تدبیر کو اختیار کیا جائے

قرآن شریف کی طرف توجہ

نہ کرنے سے ہی یہ ساری خرابی پیدا ہوئی کہ لوگ لفظوں پر گر گئے اور مطلب کی طرف سے غفلت اختیار کر لی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر اعتراض ہونے شروع ہو گئے۔ اب دیکھ لو۔ یہی قرآن جو پہلے تھا۔ اب بھی ہے۔ مگر پہلے اس پر ساری دنیا اعتراض کرتی تھی اس لئے کہ خود مسلمان اس پر توجہ نہیں کرتے تھے۔ اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے دعا نہیں کرتے تھے۔ لیکن اسی قرآن کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھے تو لوگوں کی گردنیں جھکا دیں۔ کیونکہ وہ اھدنا الصراط المستقیم کہنے کے موقعہ پر اپنی دعا میں یقیناً یہ مفہوم رکھتے تھے کہ الٰہی قرآن کے علوم کو مجھ پر کھولا جائے چنانچہ ان پر کھولے گئے۔ غور کرو یہی قرآن ہے جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس میں کوئی دلیل نہیں۔ یہ جو بات کہتا ہے بلا دلیل اور بلا ثبوت کہتا ہے۔ اس کی عبارت بھی بے ترتیب ہے لوگوں کے نزدیک یہ بالکل ظنی تھا۔ غیر یقینی تھا حقائق سے خالی تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی کو لے کر اٹھے اور جہان پر ثابت کر دیا کہ اس کی ہر بات با دلیل ہے اور اس کا ہر دعویٰ باثبوت ہے بالکل یقینی ہے۔ اور ایسا صحیفہ ہے جس کی مثل کوئی کوئی کتاب نہیں۔ پھر کسی وقت تو یہ حالت تھی کہ اس کے ماننے والے بھی یہاں تک کہتے تھے کہ گیارہ سے لے کر پانچ سو تک اس کی آیتیں منسوخ ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحبؑ اٹھے اور کہا۔ اس میں سے ایک لفظ بھی منسوخ نہیں اور بتایا کہ یہ بالکل وہی قرآن ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو آپ کے صحابہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ آخری زمانہ میں

شاہ ولی اللہ شاہ صاحبؒ

بڑے بزرگ گذرے ہیں مگر وہ بھی کہتے تھے قرآن کریم کی پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے وہ معارف کھول کر بتائے کہ لوگ حیران رہ گئے اور فرمایا کہ پانچ آیتیں چھوڑ پانچ شوشے بھی قرآن کریم کے منسوخ نہیں کجا حضرت ولی اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ کہ پانچ آیتیں منسوخ سمجھتے تھے اور کجا ایک احمدی کہ وہ اب ایک آیت کو بھی منسوخ نہیں سمجھتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی ثابت کر دکھایا ہے کہ اس کی ترتیب عبارت بھی بہت اعلےٰ ہے اور اس لحاظ سے بھی یہ ایک بے مثل کتاب ہے۔ چنانچہ ہم اس سے علوم کا مطالعہ کرنے والے آج کہتے ہیں کہ اس کی عبارت بے جوڑ نہیں بلکہ

نہایت اعلےٰ اور مکمل ترتیب

کے ساتھ ہے۔ اور اس میں اتنا رشتہ ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں اتنا رشتہ نہیں پایا جاتا۔ لوگ سمجھا کرتے تھے کہ یہ نظریات ہند کی طرح ایک کتاب ہے اور بس لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا یہ بالکل فطرت انسانی کے مطابق کتاب ہے۔ ہر ایک حکم جو اس میں ہے اور ہر ایک عقیدہ جو اس کے ذریعہ پیدا کیا گیا ہے اس کے لئے دلائل عقلی اور نقلی دونوں اس میں موجود ہیں۔ اور بتا دیا کہ اگر کوئی کتاب ایسی ہے کہ دنیا اس پر عمل کر سکتی ہے اور وہ دنیا کے لئے مفید ہو سکتی ہے تو وہ قرآن کریم ہے۔ پھر ہزاروں روپیہ انعام مقرر کیا کہ کوئی ایسی کتاب پیش کرو۔ بلکہ چند ان مضامین کے مقابلہ کے لئے بھی لوگوں کو بلایا جو آپ نے قرآن کریم کے حقائق کے متعلق لکھے۔ اور جن کے متعلق آپ نے بڑے زور کے ساتھ دعویٰ کیا کہ اگر زیادہ نہیں

تو ان کے لئے بھی معارف دکھا دو۔ اور انعام لے لو۔ مگر لوگ نہ کر سکے۔ پس یہ فرق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے۔ لیکن یہ فرق کیوں ہے؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اھدنا الصراط المستقیم کہتے تو وہ یقیناً یہ دعا مانگتے ہوتے تھے کہ مجھ پر قرآنی علوم پہلے سے زیادہ کھولے جائیں۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حقائق کھولے گئے۔ اور علوم عطا کئے گئے اگر موسیٰ علیہ السلام پر حقائق کھولے گئے۔ اور علوم عطا کئے گئے۔ اگر عیسےٰ۔ ابراہیم اور نوح علیہم السلام پر حقائق کا انکشاف کیا گیا اور ان کو علوم عطا کئے گئے۔ تو ہم پر بھی ان حقائق کو واضح فرما دیا جائے۔ اور ہم پر بھی ان علوم کو کھولا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ

کا بھی یہی طریق تھا۔ آپ فرمایا کرتے۔ کوئی اعتراض قرآن پر کرے۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر مجھے جواب معلوم نہ بھی ہوگا تو بھی خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ میں سمجھا دوں گا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ بھی جب اھدنا الصراط المستقیم کہتے تھے تو اس مفہوم کو مدنظر رکھ کر کہتے تھے کہ قرآن کے علوم مجھ پر کھولے جائیں۔ اور انہیں یہ یقین تھا کہ خدا تعالےٰ ضرور اس دعا کو سنتا ہے اور قرآنی علوم ان پر منکشف کرتا ہے میں نے اپنی ذات میں بھی دیکھا ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف اور بخاری پڑھا کرتا تھا۔ تو آپ نے آدھ آدھ سیپارہ روز پڑھا کر دو ماہ میں سب ختم کرا دیا۔ میں جب کچھ پوچھنا چاہتا۔ تو فرماتے میاں گھر جا کر سوچ لینا۔ دوسرے پڑھنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے اگر میں کوئی سوال کرتا۔ تو فرماتے میاں اٹھو ادھر آکر بیٹھو۔ غرض اس طرح پڑھانے کے بعد فرمایا۔ جو علم نور دین کو آتا تھا وہ پڑھا دیا۔ اس کے اندر ایک نکتہ تھا اور وہ یہ ایک مسلمان کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ترجمہ پڑھ لے اور اس کو اچھی طرح سمجھ لے باقی جو علوم ہیں وہ تو خدا کے سکھانے سے آتے ہیں۔ ان کے متعلق اسے اپنے طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ سے حاصل کرنے چاہئیں۔ میں اگر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی باتوں کو ہی لکھ رکھتا۔ تو آج ان اعتراضوں کے جواب کہاں سے لاتا جو اسلام پر ہو رہے ہیں۔ کیا انہوں نے ہمیشہ زندہ رہنا تھا؟ نہیں اسلئے انہوں نے وہ گر مجھے بتا دیا جو ان کے بعد بھی میرے کام آنے والا تھا۔ اور اب میں وہ گر تمہیں بتاتا ہوں کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کے وقت اس قسم کے مطالب مدنظر رکھنے بہت زیادہ مفید ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک بات خود بتاتا اور سمجھاتا ہے۔ اور تمام علوم کا انکشاف کر دیتا ہے در اصل

علوم خدا ہی کی طرف سے دیئے جاتے ہیں

جو الہاماً نازل ہوتے ہیں۔ اگرچہ استاد بھی پڑھاتے ہیں بمگر وہ خود بھی اس بات کے محتاج ہیں کہ انہیں کسی اور جگہ سے بتایا جائے۔ اور پھر ان کے پڑھائے ہوئے علوم ان کے برابر کب ہو سکتے ہیں جو الہام کے ذریعہ پڑھائے جاتے ہیں۔ ایک استاد تھا اس نے چند خطوط جمع کر کے طاقچے پر رکھ چھوڑے تھے اور اپنے شاگردوں کو طاقچوں پر پڑے ہوئے خط رٹا دیتا تھا۔ ایک دفعہ ایک لڑکے کے باپ کے پاس کہیں سے خط آیا۔ اس نے بیٹے کو پڑھنے کے واسطے دیا۔ بیٹے نے انہیں خطوں کا مضمون پڑھنا شروع کر دیا جو استاد نے رٹائے ہوئے تھے۔ باپ نے کہا کیا کر رہے ہو۔ بیٹے نے جواب دیا خط پڑھ رہا ہوں۔ باپ نے حیران ہو کر کہا۔ اس میں یہ تو نہیں لکھا اور اسے استاد کے پاس لے آیا۔ وہاں آکر اس نے وہ خط جو استاد نے اسے دیا ہوا تھا پڑھ دیا اور کہا یہی خط پڑھنا آتا ہے جو استاد جی کے طاقچے پر ہے۔ تو استادوں کا پڑھایا ہوا طاقچے پر رکھے ہوئے خطوں کی مانند ہوتا ہے۔ اصل علم خدا ہی سے انسان حاصل کرتا ہے۔ لیکن اس کے لئے

کوشش کی ضرورت ہوتی ہے

اور کوشش یہی ہے کہ خدا ہی سے کہے کہ مجھے علم سکھائیے اور اس میں زیادتی کیجئے۔ جس شخص کے کاموں کی بنیاد محض عقل و فہم پر ہوتی ہے اُسے کیا خبر کہ دشمن نے کہاں سے آنا ہے اور کیا اعتراض کرنا ہے۔ اس لئے وہ اکثر تکلیف میں پڑتا ہے۔ اور کئی اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی اپنی ذات کے لئے کوئی مفید بات پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن جس کی بنیاد

ایاک نعبد و ایاک نستعین۔
اھدنا الصراط المستقیم۔
صراط الذین انعمت علیھم

پر ہوتی ہے۔ وہ ہر موقعہ پر خدا تعالےٰ سے مدد پاتا ہے۔ اور ان علوم کی وجہ سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا کئے جاتے ہیں۔ ہر موقعہ پر اسے غلبہ دیا جاتا ہے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم پر اپنی بنیاد رکھنے والے میں خدا بول رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کی زبان ہوتا ہے۔ اس کا دماغ ہوتا ہے وہ ہر موقعہ پر اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جیسی ضرورت ہو، ویسا ہی علم سکھا دیتا ہے۔

(الفضل یکم اپریل ۱۹۲۷ء)

لائف آف محمدؐ (انگریزی) پر اخبار صدق جدید کا تبصرہ

لائف آف محمد (انگریزی) از مرزا بشیر الدین محمود صاحب ۲۲۱ صفحہ مجلد مع گرد پوش قیمت ے ر۔ پتہ: مرزا وسیم احمد قادیان (پنجاب ہند)

سیرۃ نبوی پر کتابیں اسلامی نقطۂ نظر سے لکھی ہوئی۔ انگریزی میں بس گنی چنی ہوئی ہی ہیں۔ ان معدودے چند میں ایک یہ بھی ہے یہ اس کا پانچواں ایڈیشن ہے۔ اس سے اندازہ ہوا کہ اسے شائع ہوئے عرصہ ہو چکا۔ اور یہ مقبول بھی اس درمیان خاصی ہو چکی۔ تبصرہ کے لئے چند مہینے ہوئے موصول ہوئی۔

سادہ واقعات حیات کے ساتھ۔ اصل زور اخلاقی، تربیتی اور تبلیغی پہلوؤں پر ہے اور ان میں سے ایک ایک عنوان کو لے کر اسے خاصی تفصیل سے پُر کر دیا گیا ہے "ختم نبوت" کی بحث کو چھیڑے بغیر۔ حضور کے تبلیغ نامے جو معاصر فرمانرواؤں کے نام بھیجے۔ وہ بھی دے دیئے گئے ہیں۔ غرض کوشش کر کے کتاب ایسی تیار کی گئی ہے۔ جو انگریزی دان غیر مسلموں کے ہاتھ میں بے تکلف دی جا سکے۔

حوالے بیشتر، حدیث نبوی کی معتبر کتابوں کے ہیں۔ اور اس کے بعد پھر سیرت و تاریخ کی مشہور و مستند کتابوں۔ ابن ہشام۔ طبرقی۔ سیرت حلبیہ۔ زاد المعاد۔ زرقانی وغیرہ کے البتہ حوالوں کے باب میں ہم آہنگی پوری طرح موجود نہیں۔ مثلاً صحیح مسلم کے حوالے کہیں تو "کتاب" اور "باب" کے ہیں اور ایک آدھ جگہ اس کے برعکس جلد فلاں حصہ فلاں آگیا ہے۔ یہ ایک تصنیفی فروگذاشت ہے۔

مصنف جمہور امت سے کٹ کر اور ہٹ کر ایک مخصوص و معروف جماعت کے امام ہیں۔ جن کے قلم سے قدرۃً توقع اسی محدود جماعت کی ترجمانی کی ہوتی ہے۔ لیکن ان کی اس تصنیف نے ظاہر کر دیا کہ وہ اگر چاہیں تو نزاعی امور سے الگ رہ کر جمہور امت کی ترجمانی پر بھی قادر ہیں۔ (صدق جدید ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴-۱۵-۱۶ اگست بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام مالیرز کوٹہ والا بلڈنگ منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ مجلس کا ہر قدم خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے۔ اس اجتماع کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی کئی نئے ITEMS پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ تقریری مقابلہ } (۱) خلافت حقہ (۲) وفات مسیحؑ (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے سلوک (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے (۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

★

۲۔ تحریری مقابلہ } (۱) موجودہ دور میں خلافت کی اہمیت (۲) میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۳) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی (۴) جنگ بدر یا جنگ حنین کا پس منظر اور واقعات (۵) زندہ مذہب

★

۳۔ مطالعہ کتب سلسلہ } (۱) کشتی نوح (۲) ایک غلطی کا ازالہ (۳) درثمین (۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۵) تذکرۃ الشہادتین (اس مقابلہ میں تمام خدام شریک ہوں گے۔)

۴۔ مقابلہ حفظ قرآن } (۱) قرآن پاک کی آخری دس سورتیں (۲) سورہ صف (۳) سورہ یٰسین (۴) سورہ مائدہ کا آخری رکوع۔

۵۔ مطالعہ احادیث } کتاب الواح الھدیٰ

۶۔ مباحثہ اردو } مباحثہ انگریزی۔ پرچہ دینی معلومات (لازمی) معلومات عامہ۔ پیغام رسانی مقابلہ حواس خمسہ۔ مشاہدہ وغیرہ۔

ورزشی مقابلہ جات } لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ کبڈی۔ دوڑیں۔ گولہ پھینکنا۔ فٹ بال والی بال ڈسکس پھینکنا۔ رسہ کشی۔

خاص پروگرام } (۱) مظاہرہ سول ڈیفنس و فرسٹ ایڈ۔ رسہ کشی (مہمانوں کیلئے) (۳) سول ڈیفنس کی فلم (۴) سپوزیم (۵) فینسی ڈریس میوزیکل چیئر اشعار ——— نوٹ

نئے ہجری سال کا آغاز اور مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ

(از مکرم محمد عبد الحی صاحب امرتسری ۔ گنج مغلپورہ)

نیا سال نئی امنگوں اور نئے خیالات کے ساتھ آتا ہے ۔ نئے سال سے عمدہ توقعات وابستہ کی جاتی ہیں اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھنے والے لوگ اور جماعتیں بھی کل یوم ھو فی شان کے مطابق اس کے فضلوں کے امیدوار ہوتے ہیں ۔ اسلامی ہجری سن کا قمری سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے ۔ محرم کا چاند نئے سال کا آغاز ہوتا ہے ۔ حدیث نبوی میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر مسلمانوں کی بہبودی کے لئے مجدد مبعوث فرمایا کرے گا ۔ یہ ارشاد نبوی گذشتہ صدیوں میں اپنی صداقت ثابت کرتا رہا ہے اس لئے کوئی وجہ نہ تھی کہ چودھویں صدی کے سر پر اس کی سچائی ظاہر نہ ہوتی اور خدا تعالےٰ کا مبعوث کردہ مجدد عین وقت پر ظاہر نہ ہوتا خصوصاً جبکہ مسلمانوں کی خستہ حالی اور اسلام کی بے کسی مجدد اور مصلح کے وجود کے لئے پکار پکار تقاضا کر رہی تھی ۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والا ٹھیک اپنے وقت پر آیا اور اپنے فرائض کو ادا کر کے اپنے مولیٰ سے جا ملا ۔ برگزیدہ اور پاک طینت لوگوں کی ایک مختصر جماعت نے اسے قبول کیا ۔ خدا کا جری چودھویں صدی کا مجدد اعظم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اس صدی کے شروع میں قادیان کی مقدس سرزمین میں ظاہر ہوا آج اس کے وقت ہونے پر پون صدی سے زیادہ عرصہ گذر گیا ۔ وہ لوگ جنہیں اس صدی کے مجدد کی شناخت کی توفیق نہ ملی انہیں سوچنا چاہیئے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وعدہ جو ہمیشہ پورا ہوتا ہے وہ اس صدی میں کیوں پورا نہ ہوا ؟ جس طرح مسلمانوں کے اندرونی فتنوں کے انسداد اور اصلاح کے لئے حضرت مرزا صاحب کو مجدد کا مقام عطا فرمایا اسی طرح مخالفین اسلام کے حق مدافعت کو ادا کرنے کا کام بھی اس کے سپرد تھا ۔ آپ نے اس کام کو بوجہ احسن سرانجام دیا ۔ آپ نے ایک نئے علم کلام کی بنیاد رکھی ۔ دہریت اور مادیت کے طوفان کو جو اقلیم مغرب سے ظاہر ہو کر عالم پر چھا رہا تھا اپنی فقید المثال قوت قدسیہ سے مقابلہ کر کے زیر کیا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بحر روحانیت کے آب حیات کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا ۔

آپ نے فرمایا ہیں ۔ ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

آپ نے مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر اسلام کی شوکت کو اظہر من الشمس کیا ۔ آپ کی زندگی اس مقصد کے لئے وقف تھی جو ابتدائی کتاب آپ کی قلم سے نکلتی ہے اس کا نام "براہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ" ہے یعنی براہین احمدیہ جو قرآن پاک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں لکھی گئی ۔ اور آخری وہ کتاب ہے جس کا نام "پیغام صلح" جس میں امن کے اس عظیم الشان شہزادے نے لکھا ہے کہ ہم جنگل کے وحشی درندوں اور زہریلے جانوروں سے صلح کر سکتے ہیں ۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والوں سے قطعاً اتحاد نہیں کر سکتے ۔ آپ نے ایک عظیم الشان جماعت کی بنیاد رکھی ۔ جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کا نام بلند کر رہی ہے ۔ یورپ کے وہ مفکر جو گذشتہ زمانہ میں اسلام کو ایک وحشیانہ مذہب سمجھ رہے تھے ۔ اس جماعت کی مساعی جمیلہ کی بدولت برملا اس امکان کا اظہار کر رہے ہیں کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہی ہوگا ۔

اس جماعت نے قرآن پاک کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کئے ہزاروں رسائل اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر لکھے ۔ صدی کے ۷۸ سال گذر گئے ۔ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا کہ اس صدی کا مجدد سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے اور کوئی نہیں ۔

اعلان گمشدہ

میرے چھوٹے بھائی مختار احمد عمر پندرہ سال قد پانچ فٹ دو انچ رنگ سانولہ ۔ چہرہ پر چیچک کے معمولی داغ قصبہ ڈوگری بنداں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے ۱۵ جون ۱۹۵۹ء کو گھر سے چلا گیا ہے اور ابھی تک لاپتہ ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے ۔ جس دوست کو اس کا پتہ چلے وہ براہ کرم اس کی اطلاع کر دیں یا اسے پہنچا دیں ۔ آمد و رفت کا خرچ نیز انعام بھی دیا جائے گا ۔ ۔ چوہدری رشید احمد سرور شاہد دفتر وکالت مال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

سال دوم وقف جدید میں سے سات ماہ گذر چکے ہیں

سالِ رواں میں سے سات ماہ گذر چکے ہیں ۔ مگر "وقف جدید" کے وعدوں کی وصولی کی رفتار اس نسبت سے بہت کم ہے ۔ لہٰذا تمام وعدہ کنندگان احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرما کر ہمیں اس قابل بنائیں کہ وقف جدید کا کام مالی مشکلات کے بغیر جاری رہے ۔

(انچارج دفتر وقف جدید ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کی مختلف امانتیں صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہیں ۔ جن میں بعض امانتیں مرحوم کی ذاتی ہیں اور بعض مختلف افراد کی ہیں ۔ جو امانتیں دوسروں کی ہیں وہ متعلقہ افراد کو کو آپریٹ کرنے کی اجازت دی جائے ۔ اور مرحوم کی ذاتی امانتیں مرحوم کے ورثاء میں شرعی حصص کے ساتھ تقسیم کرائی جائیں ۔

مرحوم کے ورثاء ایک بیوہ ۔ پانچ بیٹے ۔ پانچ بیٹیاں بتائے گئے ہیں ۔ نیز لکھا ہے کہ خانصاحب مرحوم کے ایشو از بیلنس کمپنی اور سندھ ویجیٹیبل آئل کمپنی پی دس دس حصے مالیتی ۔/۲۰۰۰ روپے تھے پانچوں بہنوں اور دو بھائیوں اور ان کی والدہ نے اپنے حصص مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کے لئے لکھا ہے ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ (۱۵) یوم تک اطلاع دیں ۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا

نوٹ :۔ مرحوم کی ذاتی امانت مبلغ ۔/۸/۲۱۳ روپے اور دوسرے افراد کی امانتوں کی میزان ۶/۱۳/۲۵۶۸ روپے بتائی گئی ہے ۔

(ناظم دار القضاء ۔ ربوہ)

انصار اللہ کا تحریری انعامی مقابلہ

مجلس مشورتی انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال ذیل کے عنوان پر انصار اللہ کا تحریری انعامی مقابلہ ہوگا ۔ اس مقابلہ میں جملہ مجالس کے لکھنے والے احباب کو حصہ لینا چاہیئے ۔ اس سال کے اس مقابلہ کے لئے عنوان

"اسلام کی نشأۃ ثانیہ"

مقرر کیا گیا ہے ۔ جملہ مضامین پندرہ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں پہنچ جانے چاہئیں ۔ مقابلہ کرتے وقت اول قرار پانے کے لئے انداز تحریر طرز استدلال اور حوالہ جات کی ترتیب بنیاد ہو گی ۔

ہر مضمون نگار اپنی علمی قابلیت کے متعلق علیحدہ کاغذ پر ایک بیان ارسال کرے گا ۔ علماء تعلیم یافتہ اور عام افراد انصار اللہ کے الگ الگ پرچوں کا موازنہ کیا جاتے گا ۔ اور دونوں حصوں میں الگ الگ اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے ۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اس علمی مقابلہ میں شریک ہوں ۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے میاں جان محمد صاحب بوٹینکی ضلع گجرانوالہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اور وہ خود یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرمائیں

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا خاکسار میو ہسپتال میں اپنے ہاتھ کے اپریشن کے سلسلہ میں زیر علاج ہے تکلیف بہت ہے ۔ احباب جماعت خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

(اللہ دین درویش قادیان حال میو ہسپتال مردانہ کاٹیج وارڈ ۔ لاہور)

تریاق سِل

سِل ۔ دق ۔ دائمی نزلہ ۔ کھانسی ۔ عام کمزوری کا بےنظیر علاج
قیمت ایک ۸ کورس -/-/۱۰ روپے

تیار کردہ: دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

بعض اہم خبریں

اقتصادی و معاشرتی کونسل کے پاکستانی نائب صدر

اقوامِ متحدہ کی اقتصادی و معاشرتی کونسل نے جنیوا میں اپنے موسمِ گرما کے اجلاس میں پاکستان کے سفیر جناب احمد فاروقی کو متفقہ طور پر اپنا دوم نائب صدر منتخب کر لیا ہے ۔ وہ پاکستان کے ظہیر الدین کی جگہ لیں گے جو اپنے سرکاری فرائض کی وجہ سے اس اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے ۔

ترکی کے لئے نئی خشک گودی

قلبوق کے بحری اڈہ پر ایک شاندار تقریب میں ایک بڑی نئی خشک گودی ترکی بحریہ کے سپرد کر دی گئی ہے ۔ یہ گودی امریکہ کی فوجی امداد کا ایک حصہ ہے ۔ اس گودی کی وجہ سے ترکی کے جنگی جہازوں کی مرمت اور صفائی وغیرہ کے انتظامات بہتر ہو جائیں گے ۔

اس تقریب میں امریکہ اور ترکی کے متعدد بحری افسروں نے شرکت کی ۔ جن میں امریکی سفیر فلیچر وارن اور ترکی کے وزیر دفاع اِی مندریس کو نمایاں حیثیت حاصل تھی ۔ مہمانوں نے ملاحوں کو آبدوز کشتیوں کی تربیت دینے کے مرکز اور رسد کے مراکز کا بھی دورہ کیا ۔

سرنگیں صاف کرنے والا جہاز کی پاکستانی بحریہ کو منتقلی

امریکہ نے بارودی سرنگیں صاف کرنے والا جہاز ایم ۔ سی ۔ ایس ۲۷۳ پاکستانی بحریہ کے سپرد کر دیا ہے ۔ اب اس جہاز کا نام پی ۔ این ۔ ایس ۔ ”منصور“ رکھ دیا گیا ہے ۔ اسے حکومتِ پاکستان کی جانب سے پاکستانی سفیر عزیز احمد نے سیٹل (ریاست واشنگٹن) کے مقام پر قبول کیا ۔

سفیر عزیز احمد نے کہا کہ اس جہاز کو ملا کر امریکہ سے پاکستان کو ملنے والے جہازوں کی کل تعداد پانچ ہو گئی ہے ۔

اور اس سے پاکستان اور آزاد دنیا کی دفاعی قوت میں اضافہ ہو گیا ہے ۔

جنرل صوفی نے کہا کہ سیٹو اور میثاق بغداد کے رکن کی حیثیت سے پاکستان نے دنیا کا امن و تحفظ برقرار رکھنے کے لئے خاص دفاعی انداز میں مزید ذمہ داریاں قبول کر لی ہیں ہمارے دوست ہمیں ہمیشہ قابلِ اعتماد پائیں گے ۔

تبت کے پناہ گزینوں کے لئے دوائیں

شمالی ہندوستان کے کیمپوں میں رہنے والے تبتی پناہ گزینوں کی ہنگامی امداد کے لئے امریکہ کی جانب سے چار ہزار پاؤنڈ وزنی دواؤں کی ایک کھیپ حال ہی میں بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک سے دہلی روانہ کی گئی ہے ان دواؤں کی مالیت ۱۹۲۲۷ ڈالر ہے ۔

یہ دوائیں امریکی دوا سازوں نے عطیے کے طور پر دی ہیں ۔ اس کھیپ کو بھیجنے کا اہتمام تبت کے پناہ گزینوں سے متعلق امریکی ہنگامی کمیٹی نے کیا ہے ۔ جو تبت کے پناہ گزینوں سے متعلق امریکی ہنگامی کمیٹی نے کیا ہے ۔ جو تبت کے پناہ گزینوں کو کپڑے اور دوسرا امدادی سامان فراہم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے ۔

امریکی انجینئر پاکستان کو مشورہ دیگا

ایلا میڈا (کیلیفورنیا) کے مشیر انجینئر بی ۔ اے کلارکسن حال ہی میں اقوامِ متحدہ کے فنی امداد کے پروگرام کے تحت آبی بند کی تعمیر کے عام مشیر کی حیثیت سے پاکستان پہنچے ہیں وہ دریائے سندھ پر گدو بند کی تعمیر میں جو دو سال قبل شروع ہوئی تھی مشیر کی حیثیت سے کام کریں گے ۔ اس بند کے ۱۹۶۰ یا ۱۹۶۱ء میں مکمل ہو جانے کی توقع ہے ۔ اس بند کی تکمیل کے بعد کوئی ۲۵ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو گی ۔ جس پر زیادہ تر غذائی فصلیں بوئی جاتی ہیں گی ۔ آبپاشی کے لئے پانی ایک ہزار میل لمبی بڑی اور ذیلی نہروں کے ذریعہ تقسیم کیا جائے گا ۔

مشرقی پاکستان کی آبی گذرگاہوں کیلئے امداد کا اعلان

پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں امداد دینے کے امریکی پروگرام کے ایک حصہ کے طور پر مشرقی پاکستان کے دریاؤں میں حمل و نقل کو ترقی دینے کے لئے ایک امریکی قرضہ کا اعلان کیا گیا ہے

ساڑھے سترہ لاکھ ڈالر کا یہ قرضہ امریکہ کے ترقیاتی قرضہ کے ادارہ نے مشرقی پاکستان کے داخلی آبی نقل و حمل کے ادارہ کو دیا ہے ۔ یہ رقم داخلی آبی گذرگاہوں پر جہازرانی میں مدد دینے والے جدید آلات کا ایک نظام قائم کرنے میں استعمال کی جائے گی ۔ یہ آبی گذرگاہیں مشرقی پاکستان کی معیشت میں بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔

شارٹ ہینڈ کلاس کا اجراء

یکم اگست سے شارٹ ہینڈ کلاس شروع ہو چکی ہے ۔ خواہشمند دوست ذیل کے پتہ پر پہونچ کر شامل ہو سکتے ہیں ۔

عارف کمرشل سکول
میڈیم کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے ”طبیہ عجائب گھر“ کے متعلق فرمایا ”ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں“
(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۵۶ء)
سرخ خون پیدا کرنے والی گولیاں ۔ خون کی کمی کا خاص علاج ہیں ۔ قیمت پانچ روپے
ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

اس کے دفتر گول بازار ربوہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشین حضرت مصلح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور دیگر علماء سلسلہ کی تصانیف خرید فرمائیں ۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون: دفتر لاہور ۴۴۴۹ — جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸ — دفتر اے گروپ سرگودھا ۲۲۶۸ ۲۱۶۳ — دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ — جنرل منیجر اے گروپ سرگودھا ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۷	۱۹
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۳۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیوالہ	۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودھا	۶	۶-۱۵									

نوٹ: ۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

جنرل مینجر

کوثر شارٹ ہینڈ

دنیائے اختصار نویسی اردو مختصر نویسی کی پہلی منظور شدہ مستند تعلیمی کتاب
از ایس ۔ ایم ۔ شیخ کوثر ڈائریکٹر شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پاکستان لاہور ۔
پیش لفظ: آنریبل ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین ایم ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ ڈی پبلشرز ایس کوثر لمیٹڈ دی مال لاہور

المشتہر

واقفِ زندگی سے آدھی قیمت
سیکرٹری ۔ ایس ۔ سی ۔ کالج ۔ دی مال روڈ لاہور
قیمت معہ حل کوثر کتاب ۸/- روپے ۔ فون نمبر ۵۲۵۲

ہمیشہ طارق ٹرانسپورٹ کی بسوں میں سفر کریں!
لاہور ۶۰۹۷۷ ربوہ ۷۶ سرگودہا ۳۵ ۲

شخصیت کی تعمیر کے لئے انسان کی صلاحیتیں فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہیں

شاہین ایئر ٹریننگ کور کی پریڈ پر صدر ایوب کی تقریر

کراچی ۱۰ اگست۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کل شاہین ایئر ٹریننگ کور کی پریڈ کا معائنہ کیا اور کیڈٹوں میں رنگ اور ٹرافیاں تقسیم کیں۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا "ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں خواہ کتنی ہی ترقی کر لیں انسانی شخصیت کی تعمیر میں انسان کی اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کو بہرحال فیصلہ کن حیثیت حاصل رہے گی۔

صدر ایوب کی تقریر کا متن یہ ہے:۔

"آج شاہین ایئر ٹریننگ کور کے کیڈٹوں کی پریڈ کا معائنہ کر کے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی میں اپنے ملک کے نوجوانوں کو آئندہ زندگی کی آزمائشوں پر پورا اُترنے کے لئے سخت محنت کرتے دیکھتا ہوں تو میرے لئے یہ منظر ہمیشہ بڑا مسرت بخش ثابت ہوتا ہے۔ پریڈ میں حصہ لینے والے نوجوان انتہائی چاق و چوبند تھے اور ان کی نقل و حرکت میں پورا تعاون نظر آتا تھا۔ جس سے مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں جو راستہ منتخب کیا ہے وہ انہیں ہر میدان میں کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ ہمیں آج اپنی قومی سرگرمیوں کے ہر شعبہ میں ہنرمند لوگوں کی ضرورت ہے۔ اور ہم جتنی جلد منصوبہ بندی اور تیاری کریں گے اتنی ہی جلد ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی۔ میں اس موقع پر آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ہر شعبہ میں ہم خواہ کتنی ہی ترقی کر لیں بالآخر انسان کی اپنی صلاحیتیں ہی فیصلہ کن عنصر ثابت ہوتی ہیں۔ میں یہ دیکھ کر خوش ہوا ہوں کہ آپ نے اس پہلو پر خاص توجہ دی۔ میں آپ کی کامیابی کی دعا کرتا ہوں"۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ صادقہ بیگم اہلیہ مکرم و محترم محمد عقیل صاحب پاکستان سیکورٹی پریس آفس کراچی کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور کا نواسہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "محمد الرشد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا کرے اور اسے نیک، صالح و خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(عبدالرشید سماٹری دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

درخواست دعا

میرے لڑکے شیخ لطف الرحمٰن صاحب سلمہ کراچی کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود اور ان کے بیوی بچے سب بیمار ہیں جس سے فکر ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان سب کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ کظیم الرحمان ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

خدام الاحمدیہ کو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی نصیحت

(بقیہ صفحہ اول)

مکرم ملک سعادت احمد صاحب نے مجلس کی طرف سے حضرت بھائی جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے لئے آپ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کیا اور اس امر کو اراکین مجلس کے لئے قابل فخر قرار دیا کہ انہیں حضرت بھائی جی ایسے قدیمی، مخلص اور بزرگ صحابی کی پاک صحبت سے مستفید ہونے کا موقع میسر آیا ہے۔

بعد ازاں حضرت بھائی جی نے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے بابرکت زمانے کی یاد کے باعث رقت کا عالم طاری تھا۔ خدام کو مختصر لیکن نہایت جامع، پُر درد اور پُر اثر خطاب سے نوازا۔ آپ نے ضعیفی اور علالت طبع کے باعث ازراہ نصیحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھنے پر ہی اکتفاء کیا کہ

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گزارو

بعد ازاں آپ نے مجلس کے اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو بہترین اجر سے نوازے۔

بعدہٗ صاحب صدر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے علی الترتیب حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے خدام کو صحابہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کا خاص التزام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر حضرت بھائی جی نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی +

بخاری شریف کا اردو ترجمہ اور اس کی شرح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بخاری کا اردو ترجمہ اور اس کی شرح لکھ رہے تھے۔ چنانچہ قادیان میں اس کے دو جزء شائع ہو گئے تھے۔ ایام انقلاب میں ان کی گرفتاری پر بعض ترجمہ کردہ پارے قادیان میں رہ گئے تھے۔ اور بیشتر حصہ ترجمہ کا پاکستان پہنچ گیا تھا۔ اب ترجمہ مکمل ہو چکا ہے تئیس پاروں کے ترجمہ کی نظر ثانی بھی ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں دس پاروں کی شرح بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ اور امید ہے کہ جلسہ سالانہ تک پندرہ پارے بغرض طبع و اشاعت مکمل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتابت و طباعت کا کام ادارۃ المصنفین کے زیر انتظام شروع ہو رہا ہے۔ جزء وار علیحدہ علیحدہ حصوں میں کتاب شائع ہو گی۔ اس وقت زیر طباعت تیسرا پارہ ہے۔ جن دوستوں کے پاس پہلے دو جزء نہ ہوں۔ وہ ہمیں اطلاع دیں تا کہ ان کے لئے پہلے دونوں حصوں کا بھی انتظام کیا جائے۔

ملنے کا پتہ:۔ ادارۃ المصنفین (خلافت لائبریری) ربوہ

حبّ اٹھرا

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس ۱۳/۱۲/-

زرینہ اولاد گولیاں

لڑکا پیدا ہونے کی دوائی مکمل کورس روپے ۹/-/-

حبّ جُند

ہسٹیریا یا مالیخولیا کا علاج ۱ر گولیاں روپے ۶/-/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قرص نور

قابل رشک صحت اور طاقت

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو ضعفِ دل و دماغ دل کی دھڑکن۔ کمزوری نظر عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا زود اثر اور مستقل علاج۔

قیمت مکمل کورس چار روپے

فہرست ادویہ مفت طلب کریں

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

ضروری تصحیح

اخبار الفضل کے ۴ر اگست ۱۹۵۹ء کے خطبہ نمبر میں ہشت پر حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کے اشتہار میں حب اٹھرا مکمل کورس کی قیمت غلطی سے ۱۲/۱۴ چھپ گئی ہے۔ اصل میں مکمل کورس کی قیمت ۱۳/۱۲ ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

غلام محمد صاحب باڈی گارڈ تحریر فرماتے ہیں:

"میں نے ذواتی فضل الٰہی کا استعمال کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔"

دیگر ضرورتمند احباب بھی فائدہ اٹھائیں

تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم شیخ منظور احمد

مسلمان کس عظیم الشان کام کیلئے پیدا کئے گئے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن